زکوٰۃ کے نصاب کا معیار سونا یا چاندی؟

اور چاندی کے معیار کی وضاحت!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زکوٰۃ کے دونوں نصاب کی وضاحت کر کے بتائیں کہ یہ دونوں معیار کیوں مقرر کیے گئے ہیں؟ دونوں کو فالو کیسے کیا جائے گا؟ اگر کسی گھر میں صرف سونا تو موجود ہو تقریباً ایک ڈیڑھ تولہ، اور چاندی بالکل نہ ہو تو کیا وہ گھر بھی صاحبِ نصاب ہوگا؟ آج کل ایک بات چلی ہوئی ہے کہ چاندی کو ہی معیار مانا جائے تو پھر سونے کا معیار کیوں مقرر کیا گیا ہے؟

مستفتی: محمد عامر

الجواب حامدًا و مصلیًا

واضح رہے کہ اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ کے نصاب میں سونا اور چاندی دونوں ہی معیار ہیں، کیوں کہ دونوں ثمن ہیں، ہاں! اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو اور کوئی مالِ زکوٰۃ نہ ہو تو ساڑھے سات تولہ سونا نصاب ہے، اور اگر اس سے کم ہوگا تو نصاب پورا نہیں ہوگا۔ اور اگر صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ چاندی یعنی 612.41 گرام چاندی نصاب ہے، لیکن اگر مخلوط نصاب ہو یعنی کچھ سونا اور کچھ چاندی یا نقدی یا مالِ تجارت ہو تو اس صورت میں نصاب کا معیار سونے کو بنایا جائے گا؟ یا چاندی کو؟ اس بارے میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ البتہ راجح اور مفتی بہ قول یہی ہے کہ اس میں چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے گا، کیوں کہ نصاب میں اصل چاندی ہے اور حضور ﷺ کے زمانے میں سونے کو چاندی کے تابع کیا گیا تھا کہ ایک دینار، ۱۰ دراہم کے برابر تھا تو ۲۰ دینار ۲۰۰ درہم کے برابر ہو گئے، اس لیے سونے کا نصاب ۲۰ مثقال مقرر کیا گیا۔ لہٰذا جب مال مخلوط ہو تو چاندی ہی کو نصاب بنایا جائے گا اور اس میں آج کل فقیروں کا نفع بھی زیادہ ہے۔ ''حجة الله البالغة'' میں ہے:

''الذهب محمول على الفضة، وكان في ذٰلك الزمان صرف دينار بعشرة دراهم، فصار نصابهٗ عشرين مثقالا.'' (مقادیر الزکوٰۃ، ج:۲، ص:۱۳۰، زمزم پبلشر)